



مولوی دین محمد ایڈیٹر میونسپل گزٹ لاہور، مورخ دربارات شاہی و مؤلف کتاب ہذا

حالات مؤلف

خاندان۔ مؤلف ددھیال سے راجپوت کھوکھر اور ننھیال سے قریشی حنفی المذہب مسلمان اور بفضلہٖ پابند صوم و صلوٰۃ ہے۔ مؤلف کے دادا مولوی جان محمد صاحب مرحوم اپنے وقت کے مشہور عالم و صوفی بزرگ تھے۔ جن کے فیض تعلیم سے پنجاب کے اکثر رؤسا فیضیاب ہیں۔ مؤلف کے والدین کے نانا حضرت غلام علی شاہ صاحب مرحوم مشہور صوفی تھے۔ جن کا مزار اب تک محلہ نوگھرہ لاہور میں مرجع خاص و عام ہے۔ مؤلف کے والد مرحوم مولوی [illegible] الدین صاحب بسمل مرحوم اپنے وقت کے ممتاز ایڈیٹروں میں تھے۔ جنہوں نے سنہ [illegible] میں اخباروں کے قبلہ گاہ عرف پنجاب پنچ جاری کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ آپ کا سنہ [illegible] میں صرف [illegible] سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ مؤلف کے حقیقی چچا خان صاحب مولوی فیروز الدین صاحب میونسپل کمشنر لاہور ہیں۔ جو بہت بڑے صاحب تالیف و تصنیف اور پنجاب کے مشہور و نامور فیروز پرنٹنگ ورکس اور مسلمانوں کے بہترین روزانہ انگریزی اخبار ایسٹرن ٹائمز کے مالک ہیں ؛

شغل اخبار نویسی۔ صرف تین سال کی عمر میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ طبیعت چونکہ ذہین تھی۔ اس لئے پرائیویٹ استادوں اور مدرسہ سے مروجہ تعلیم حاصل کی۔ اور چونکہ ابتداء سے ہی آزادانہ کاروبار کا شوق تھا۔ اس لئے صرف ۱۷ سال کی عمر میں سنہ ۱۹۰۳ء میں اپنے والد کے اخبار پنجاب پنچ کو سنبھالا۔ جو اب میونسپل گزٹ کے نام سے اپنی سلامت روی و معتدل پالیسی کی وجہ سے کامیابی سے جاری ہے۔ اخبار و تجارت کے سلسلہ میں قریباً تمام ہندوستان کی سیاحت کی ہے۔ اور اکثر والیان ملک و لیڈران ملک و قوم سے تبادلۂ خیالات کیا ہے ؛

ملکی و قومی تحریکات سے بھی دلچسپی ہے۔ چنانچہ لیگ۔ خلافت۔ مسلم یونیورسٹی انجمن حمایت اسلام کے کام میں عملی دلچسپی ہے ؛

تصنیف و تالیف۔ تصنیف و تالیف کا بھی شوق ہے۔ چنانچہ (۱) سب سے پہلے ہندوستان میں عید کارڈ کا رواج دیا (۲) اپنے چچا مولوی فیروز الدین و ماسٹر ضیاء الدین صاحبان کی شراکت سے ہندوستان میں اردو ہندی گورمکھی گلوب بنائے جو محکمہ تعلیم میں رائج ہیں۔ اور جن میں مؤلف برابر کا حصہ دار ہے ۔

مندرجہ ذیل کتابیں تالیف کیں :۔

۱ ۔ تاریخ وائسرائیگل دربار سنہ ۱۸۹۴ء لاہور باتصویر

۲ ۔ دوستی نام ایک تین سو صفحہ کا نتیجہ خیز ناول

۳ ۔ یادگار دربار تاجپوشی سنہ ۱۹۰۳ء شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم باتصویر مجلد سات سو صفحے کی بشراکت مولوی فیروز الدین صاحب

۴ - یادگار دربار تاجپوشی ۱۹۱۱ء شہنشاہ جارج پنجم پندرہ سو صفحات ۳۵۰ ہاف ٹون تصاویر کے ساتھ تالیف کر کے مرغوب صورت جلدوں میں شائع کی ؞

۵ - عثمان نمبر قریبًا دو سو صفحوں اور ۲۰ ہاف ٹون تصاویر کے ساتھ اعلیٰ حضرت معظم نظام دکن کی رونق افروزی دہلی کی یادگار میں ؞

۶ - باتصویر یادگار مسند نشینی اودے پور میواڑ

۷ - صادق نمبر باتصویر ہز ہائنس نواب صاحب بہاولپور کی صدارت انجمن حمایت اسلام لاہور کی یادگار میں -

۸ - باتصویر یادگار مسند نشینی ٹونک اب شائع کی جا رہی ہے -

مندرجہ بالا جملہ تصانیف نے بفضلہ - ملک و قوم - گورنمنٹ اور والیان ریاست میں پوری مقبولیت حاصل کی ؞

دکن سے مستقل امداد :- ازراہ قدردانی اعلیحضرت معظم نظام دکن سے ۱۳۳۶ھ سے یکصد روپیہ ماہوار کی امداد جاری ہے جو ۱۳۴۳ھ سے تاحیات ہو گئی جو ہر مہینہ میں لاہور پہنچ جاتی ہے -

مؤلف کا پہلا نکاح مئی ۱۹۰۲ء میں اپنے حقیقی ماموں مولوی محمد فضل الدین صاحب مرحوم مالک و ایڈیٹر اخبار وفادار لاہور کی صاحبزادی سے ہوا - جس سے چار اولادیں ہوئیں - لیکن مارچ ۱۹۱۸ء کی طاعون میں صرف دو ہفتہ کے اندر اندر دو اولادیں اور بیوی کا انتقال ہو گیا - اور اس کے بعد مرحوم کی دو بقیہ یادگاریں بھی نذر اجل ہو گئیں - جن میں ۱۵ سالہ برخوردار فضل حفیظ کی موت کا داغ اب تک تازہ ہے ؞

دوسرا نکاح اپریل ۱۹۲۱ء میں منشی فاضل مولوی سراج الدین احمد صاحب کی صاحبزادی سے ہوا جس سے چھ اولادیں ہوئیں - جن میں سے تین نذر اجل ہو چکی ہیں - اور تین بفضلہ باقی ہیں جن میں سے ایک پانچ سالہ لڑکی ایک دو سالہ لڑکا محمد عارف چشتی نام اور ایک ہفتہ بھر کا ہے خداوند کریم ان کی عمر میں برکت دے ؞

۱۹۲۸ء میں اپنی رہائش و دفتر کے لئے کشمیری دروازہ کے باہر اپنے والد مرحوم کے نام سے فتح منزل تعمیر کرائی ؞

۷۸۶



راقم الحروف کو ہز ہائی نس امین الدولہ وزیر الملک نواب سر محمد ابراہیم علی **خان بہادر** صولت جنگ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی سے ۱۸۹۷ء میں اوّل مرتبہ ٹونک میں عزت نیاز حاصل ہوئی۔ اور اس کے بعد بھی چند مرتبہ ٹونک آنے جانے کا اتفاق ہوا۔ تو ہز ہائی نس کی دینداری اور ان کی علمی دلچسپیوں کا خاکسار کے دل پر خاص اثر ہوا ؛

چونکہ راقم الحروف کو اکثر تاریخ کی کتابیں لکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ چنانچہ یادگار دربارہائے تاجپوشی شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم و شہنشاہ جارج پنجم کی با تصویر ضخیم کتابیں شائع کرنے کے علاوہ اعلیٰ حضرت معظم حضور نظام دکن کی رونق افروزی دہلی کی یادگار میں "عثمان نمبر" باتصویر اور ہز ہائی نس مہارانا سر بھوپال سنگھ بہادر اے بی جی سی۔ ایس۔ آئی والئے اودے پور کی مسند نشینی کے موقع پر "باتصویر یادگار مسند نشینی اودے پور" اور ہز ہائی نس نواب سر صادق محمد خاں بہادر خامس والئے بہاولپور کی رونق افروزی لاہور کی یادگار میں "صادق نمبر" شائع کرچکا ہے۔ جنہوں نے خاص مقبولیت حاصل کی ؛

چنانچہ مسند نشینی ٹونک کے متعلق بھی میرے اکثر احباب ٹونک نے جو میری گذشتہ تالیفات سے واقف تھے۔ مجھ پر مسند نشینی ٹونک کے لکھنے کے لئے

زور ڈالا۔ جن میں سے اکثر احباب نے حالات کی فراہمی اور تقاریر کی فراہمی میں عملی مدد دی۔ جن کا مؤلف خصوصیت سے شکر گذار ہے۔

لہٰذا یہ چند اوراق "یادگارِ مسند نشینی ٹونک" کے نام سے شائع کئے جاتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ ہز ہائی نس سعید الدولہ وزیر الملک **نواب حافظ محمد سعادت علی خان بہادر** صولت جنگ والئے ٹونک اس نذرِ عقیدت کو شرفِ قبولیت بخش کر خاکسار کی عزت افزائی فرمائیں گے۔ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکسار
دِین محمد غفرلہٗ ایڈیٹر میونسپل گزٹ
و مؤرخ دربارات شاہی

میونسپل گزٹ یادگار آفس
فتح منزل لاہور
۱۴ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۰ھ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ریاست ٹونک کے عام حالات

ریاست ٹونک کا محل وقوع

ریاست ٹونک جے پور سے ساٹھ میل ہے۔ لیکن جے پور اسٹیٹ ریلوے کا جو سٹیشن نوائی ہے۔ اس سے بیس میل ہے۔ نوائی سے ساڑھے چھ میل تک تو ریاست جے پور کی پختہ سڑک ہے۔ اور پھر ٹونک تک اگلے ساڑھے تیرہ میل ریاست ٹونک کی طرف سے پختہ سڑک بنی ہوئی ہے۔ جس پر پہلے تو موٹر سروس کا انتظام تھا۔ لیکن اب ٹانگہ چلتا ہے۔ جو قریباً تین ساڑھے تین گھنٹہ میں ٹونک پہنچ جاتا ہے۔

آب و ہوا

نظامت ٹونک چونکہ سطح سمندر سے اٹھارہ سو فٹ بلند ہے۔ اس وجہ سے اس کی آب و ہوا بہت عمدہ ہے۔

رقبہ آبادی و آمدنی

ریاست ٹونک کا رقبہ قریباً پونے تین ہزار مربع میل اور آمدنی سالانہ چھبیس ۲۶
لاکھ روپیہ ہے۔ ریاست کی کل چھ نظامتیں ہیں۔ جن میں تین یعنی ٹونک۔ علی گڈھ
اور نمباہیڑا تو راجپوتانہ میں اور باقی تین یعنی سرونج[1]۔ چھبڑہ پیرا وہ سنٹرل انڈیا
کے علاقہ مالوہ میں واقع ہیں۔ ان علاقوں کا باہمی فاصلہ بیس سے دو سو پچاس میل
تک ہے ؛

سالانہ اوسط بارش

علاقہ راجپوتانہ میں پچیس سے تیس انچ اور علاقہ جات مالوہ میں تیس سے پچاس
انچ تک ہے ؛

مشہور دریا اور ندیاں

اس ریاست میں دو مشہور دریا یعنی بناس اور پاربتی چلتے ہیں۔ جن کے علاوہ
چھ چھوٹی چھوٹی ندیاں بھی ہیں۔ دریائے بناس ٹونک کے مشرقی جانب ٹونک

---

[1] سرونج کا علاقہ ریاست بھوپال و کوروائی سے ملحق ہے۔ اور بھوپال سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر ہے
چونکہ یہ وسط ہند میں واقع ہے۔ اس لئے اسے ناف ہندوستان کہا جاتا ہے۔ سرونج میں قدیم عمارات
کے علاوہ ایسے کھنڈرات ہیں۔ جو محکمہ آثار قدیمہ کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں ؛ مؤلف

اور نوائی کے درمیان بہتا ہے۔ جو قریبًا ۲۵ میل حدود پرگنہ تک چلا گیا ہے۔ اور جانب مغرب ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس کا پانی نہایت شیریں ہلکا اور صحت افزا ہوتا ہے۔ حکمأ بالعموم اپنے مریضوں کو بناس کا پانی پینے کی ہدایت کرتے ہیں۔ مچھلی یہاں عام ہوتی ہے۔ جو دو تین آنے سیر بکتی ہے۔ جس میں روہو اور رہا شیر بھی بکثرت ملتی ہے ؛

پیداوار

ریاست میں چھوٹی چھوٹی سرسبز پہاڑیاں واقع ہیں۔ جن پر ساگوان کی بیش قیمت لکڑی کے درخت پیدا ہوتے ہیں۔ علاقہ سرونج جو اوسطًا تیس میل عریض و بتیس میل طویل ہے۔ جہاں ادرک۔ مونگ پھلی اور کنہہ بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ نظامت چھبڑہ میں ترئی دو گز لمبی ہوتی ہے۔ کھیرے اور بینگن بھی دو سے تین فٹ تک طویل ہوتے ہیں۔ اور وہاں کا سنگترہ ایسا مشہور ہے۔ جس کے سامنے ناگپوری سنگترہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ نیماہیڑہ کی کپاس ہندوستان بھر میں بہتر سمجھی جاتی ہے جو بمبئی کی کپاس سے ہمیشہ چار روپے من زیادہ قیمت پاتی ہے۔ چنانچہ اس جگہ کی شہرت سے فائدہ اُٹھانے کے لئے بعض بیوپاری دوسرے مقامات کی پیدا شدہ کپاس کو یہاں بھیج دیتے ہیں۔ اور یہاں سے دوسرے بیوپاریوں کے ہاتھ گراں قیمت پر فروخت کرتے ہیں ؛

نیماہیڑہ کے علاقہ میں یہ خصوصیت ہے۔ کہ اس کی زمین پانچ۔ چھ فٹ

کھودنے پر سلیٹوں کے گوناگوں تختے نکلتے ہیں۔ جو مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں۔ جو بکثرت بمبئی میں جاکر فروخت ہوتے اور وہاں کے مکانات کی زینت کا باعث بنتے ہیں ؎

معدنیات

ریاست ٹونک کے پہاڑوں میں بیش قیمت جواہرات کی موجودگی بیان کی جاتی ہے۔ اور ایسی معدنیات کا سلسلہ کم و بیش راجپوتانہ کی تمام ریاستوں میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ طبقات الارض کے جاننے والے شواہدات سطحیہ زمین کوہستانی و دامن ہائے کوہ میں ان کی موجودگی کا اندازہ کرتے ہیں۔ لیکن حصول معدنیات کے لئے ابھی تک راجپوتانہ کی کسی ریاست نے جد و جہد شروع نہیں کی ؎

ٹونک کی پہاڑیوں سے اعلےٰ درجے کا ابرق بھی برآمد ہوتا ہے۔ گو یہ ابھی محدود تعداد میں نکلتا ہے۔ مگر جتنا نکلتا ہے سب دساور کو چلا جاتا ہے ؎

قابل دید عمارات

ٹونک میں قابل دید عمارات میں جامع مسجد چاہ نواب امیر الدولہ بہادر کوٹھیات۔ نذر باغ۔ کوٹھی ایجنٹی جو بر سر کوہ واقع ہے۔ کوٹھی عیدگاہ۔ کوٹھی پکا بندہ۔ کوٹھی کچا بندہ قلعہ نواب امیر الدولہ بہادر۔ چھاؤنی ٹونک تعمیر کردہ جنرل کپتان محمود خان مختار الدولہ ثابت جنگ و حویلی جنرل

موصوف قلعہ نواب وزیرالدولہ بہادر مرحوم میں بڑی بڑی توپیں بھی ہیں جو لاہور کی بھنگیوں کی توپ سے جسامت میں دوگنی سے بھی زیادہ ہیں۔ اکثر توپیں مگر دہن ہیں جن کی شکل و صورت مگرمچھ کی سی ہے۔ ان پر کتبہ جات بھی کندہ ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کب اور کس غنیم سے کتنے گھنٹوں کی جنگ کی تسخیر کے بعد ہاتھ آئیں۔ اکثر توپوں پر نواب امیرالدولہ بہادر مرحوم کے جنرل محمود خاں مختارالدولہ ثابت جنگ کا نام کندہ ہے۔

مزارات

فرماں روایانِ ٹونک چونکہ پابند شرع اور عالم گذرے ہیں۔ اس لئے ان کے مزارات بالعموم خام ہیں بجز نواب امیرالدولہ بہادر مرحوم کے مزار کے جسے ان کی فوج نے باصرارِ تمام پختہ بنوادیا۔ جنرل محمود خاں مختارالدولہ کا مزار عیدگاہ کے قریب واقع ہے جس پر یہ شعر بطور قطعہ تاریخ کندہ ہے ؎

وفاتِ خانِ والاشانِ محمود
ہزار و دوصد و پنجاہ و نہ بود

اِس کے علاوہ بزرگانِ دین کے مزاروں میں سے ایک مزار نوگزا بکنارِ دریا پہاڑی پر واقع ہے اور اسی کے قریب ایک مزار پیر گلاب شاہ صاحب کا ہے۔ جہاں ہر جمعرات کو حضور نواب صاحب مرحوم کے وقت سے

اب تک کھانا پکوا کر غربا و مساکین کے کھانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔
نذر باغ کے دروازہ کے متصل بھی کئی اولیاء اللہ و بزرگانِ دین کے
مزار مرجع خاص و عام ہیں۔

شکار

نظامت علی گڈھ کی پہاڑیوں نیز سرونج و پڑاود کے کوہستانی جنگلوں
میں تیندوا چیتا بکثرت پایا جاتا ہے۔ جن کا شکار ہوتا ہے۔ ہزہائی نس
مہاراجہ صاحب بہادر بیکانیر جن کے ریاست سے دوستانہ مراسم ہیں کبھی
کبھی اپنی پارٹی سمیت شکار کے لئے تشریف لاکر ریاست کے مہمان
ہوتے ہیں۔

ٹونک کے مشہور خاندان

نواب امیرالدولہ بہادر مرحوم کے عہد میں یا اس سے قبل جو مشہور خاندان
اور معتدد رہستیاں ٹونک میں مقیم ہوئی ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے
(۱)۔ ارکان خاندان نواب علی محمد خان صاحب روہیلہ۔
(۲) خاندان اولاد ہمشیرہ صاحبہ نواب امیرالدولہ بہادر مرحوم۔
(۳) جنرل محمود خاں مختارالدولہ ثابت جنگ جن کا ذکر نواب امیرالدولہ
بہادر کے عہد میں سے ہے۔ ان کی اولاد سے ان کے پوتے خاں احمد علی
وکالت کرتے ہیں۔ اور ان کے پڑپوتے خان امجد علی خاں ٹونک

میں موجود ہیں ؛

(۴)- سنوات رائے بریلی از اولادِ رشتہ داران مولوی سید احمدؒ صاحب مجاہد جنھوں نے مہاراجہ رنجیت سنگھ والیٔ پنجاب سے جہاد کیا تھا ؛

(۵)- شیخانِ پانی پت - کرنال - جن میں سے شیخ جان باز نواب وزیرالدولہ بہادر کے نہایت معتبر افسران میں سے تھے ؛

(۶)- دیگر افغان خاندانوں کی اولاد جن کے بزرگ نواب امیرالدولہ بہادر کے کرنیل جرنیل تھے - جو زیادہ تر بھیر میں رہتے ہیں - جہاں ورودِ ٹونک کے وقت نواب امیرالدولہ بہادر نے چھاؤنی قائم فرمائی تھی ؛

ریاست ٹونک کا خاندان

شاہی خاندان ریاست ٹونک سالارزئی افاغنہ سے ہے - جو یاغستان کے علاقہ بُنیر سے محمدؐ شاہ کے عہد میں ہندوستان میں آیا یعنی ایک سالارزئی افغان محمدؐ طالع نامی بُنیر سے رُوہیلکھنڈ میں آئے - اور نواب علی محمدؐ خاں صاحب رئیس رُوہیلہ کے ہاں ملازم ہوئے - اور جنگی خدمات کے سلسلے میں عزت حاصل کرنے کے علاوہ بہت سی جائداد بھی پیدا کی - اُن کے صاحبزادے محمدؐ حیات خاں ضلع مرادآباد میں وسیع جائداد کے مالک تھے ؛

شجرۂ نسب

امیر الدولہ نواب امیر خان بہادر

ولادت ۱۷۶۸ء | وفات ۱۸۳۴ء

وزیر الدولہ نواب وزیر خان بہادر

وفات ۱۸۶۴ء

نواب محمد علی خان بہادر

امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ سر محمد ابراہیم علی خان بہادر

ولادت ۱۸۴۹ء | وفات جون ۱۹۳۱ء

ہز ہائینس سعید الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد سعادت علی بہادر صولت جنگ

موجودہ نواب



نواب امیر خاں امیر الدولہ بہادر مرحوم بانی ٹونک

عہدِ امیر الدولہ نواب امیر خاں مرحوم بانیٔ ٹونک

محمد حیات خاں صاحب کے مشکوٹے معلیٰ میں ۱۷۶۸ء میں امیر الدولہ نواب امیر خاں بانیٔ ٹونک پیدا ہوئے۔ جنھوں نے جوان ہو کر سرحدی پٹھانوں کی ایک بڑی جمعیت پیدا کر لی۔ اور مختلف ریاستوں کو جنگی خدمات میں نمایاں مدد دی۔ ۱۷۹۸ء میں وہ ایک بہت بڑی تربیت یافتہ فوج کے سالارِ اعظم اور لیڈر بن گئے اور مہاراجہ جسونت راؤ ہلکر کی معاونت میں بہت سے علاقے فتح کرا دیئے۔ اور مہاراجہ جسونت راؤ ہلکر کا پورا پورا سکہ و تسلط رؤسائے مرہٹہ و راجپوتانہ و مالوہ پر بٹھا دیا۔ نواب امیر الدولہ امیر خاں اور مہاراجہ جسونت راؤ ہلکر میں جو اتحاد ہوا۔ اس کی شرائط یہ بھی تھیں کہ وہ فتوحات و تسخیرات میں برابر کے حصہ دار ہوں گے۔ جس کے نتیجے میں نواب امیر الدولہ بہادر نے ۱۷۹۸ء میں نیما ہیڑہ کا علاقہ حاصل کر لیا اور ۱۸۰۶ء میں ٹونک و بڑادہ اور ۱۸۰۹ء میں نیما ہیڑہ اور ۱۸۱۶ء میں چھبڑہ کے علاقے حاصل کر لئے۔ بعد میں اسی طرح پونا اور ناگ پور میں بھی چند اور علاقے حاصل کئے جو بعد میں ہاتھ سے نکل گئے۔

ایسٹ انڈیا کمپنی نے نواب امیر الدولہ بہادر کی یہ رفتار ترقی دیکھ کر بخیالِ آشتی و مصالحت ان کو سلسلۂ دار و گیر سے باز رکھنے کے لئے بطور ایک والیٔ ملک تسلیم کر لینا مناسب سمجھا۔ چنانچہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے ان کو

علاقہ جات مفتوحہ و مقبوضہ میں اس شرط پر با اختیار حکمران تسلیم فرمالیا۔
کہ وہ آیندہ سلسلہ تاخت و تاراج بند کردیں۔ اور اپنی افواج جو باون بٹلین
تربیت یافتہ پیادہ سوار اور بے شمار رسالۂ پٹھانان پر مشتمل تھی محدود کردیں اور
صرف چالیس انواپ رکھ کر اپنا بقیہ توپ خانہ نقد قیمت پر گورنمنٹ کے پاس
فروخت کردیں۔ نواب امیرالدولہ مرحوم نے یہ شرائط منظور کرلیں۔ جس پر
ایک عہدنامہ فی مابین نواب امیرالدولہ بہادر و گورنمنٹ نومبر ۱۸۱۷ء میں مرتب
و مکمل ہوگیا۔ جو سر چارلیس ایچیسن کی کتاب معاہدات میں درج ہے ؛
برٹش گورنمنٹ نے اپنی طرف سے علاقہ جات مندرجہ بالا کے علاوہ
رام پور یعنی علی گڈھ کا قلعہ اور پرگنہ عنایت فرمایا۔ اور مبلغ تین لاکھ روپیہ
کا جو نقد قرضہ دیا تھا۔ وہ بھی چھوڑ دیا ؛
نواب امیرالدولہ بہادر نے زمام حکومت ہاتھ میں لیتے ہی پرانے
قصبہ ٹونک (جو ایک فصیل دار قصبہ بہ شکل قلعہ پہلے سے موجود تھا) کے باہر
ایک اور نیا قصبہ آباد کرنا شروع کیا۔ اور اپنی ہمت و کوشش سے ریاست
کی ترقی و آبادی اور جنگلات کی صفائی و زراعت کی توسیع فرمائی۔ ان کی
نیک چلنی اور پرہیزگاری کا یہ عالم تھا۔ کہ جب جامع مسجد کے آگے کا بڑا کنواں
تعمیر ہونے لگا۔ تو علماء نے کہا کہ کوئی ایسا شخص اس کی اینٹ رکھے۔ جس نے
عمر بھر زنانہ کیا ہو۔ تو تمام مجمع میں سے صرف نواب امیرالدولہ بہادر نے ہی
فرمایا کہ میں نے عمر بھر زنا نہیں کیا۔ اس لئے اس کی اینٹ آپ نے ہی رکھی
چنانچہ اب تک یہ کنواں ٹونک کے ہندو مسلمانوں کو اپنے شیریں پانی سے



نواب وزیر خاں وزیر الدولہ بہادر مرحوم نواب دوم ٹونک

مستفیض کر رہا ہے۔ نواب امیرالدولہ نے سترہ برس کی عابدانہ و زاہدانہ حکومت کے بعد ۱۸۳۴ء میں انتقال فرمایا۔ نواب امیرالدولہ بہادر کے مُفصّل سوانح جات عمر امیرنامہ نام کتاب ہیں۔ بزبانِ فارسی لالہ بسا ون مل نے لکھے ہیں۔ جو پہلے بخشی فوج اور بعد میں نواب امیرالدولہ بہادر کے میر منشی تھے۔ اس کتاب کا ایک مُلخّص اردو میں بھی کیا گیا تھا۔ جو اب آؤٹ اوف پرنٹ یعنی نایاب ہے ۔

عہد وزیرالدولہ نواب وزیر محمد خان بہادر

نواب امیرالدولہ بہادر مرحوم کی وفات پر ان کے صاحبزادے نواب وزیر محمد خان بہادر ۱۸۳۴ء میں مسند نشین ہوئے۔ آپ علوم عربیہ دینیہ میں مہارت تام رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے مختلف دیار و امصار سے علماء فضلاء اور خاندانی بزرگوں کو بلا کر ٹونک میں آباد فرمایا۔ آپ کا زمانہ خاص طور پر علم و عمل اور تعلیم شریعت و دین کے لحاظ سے تمام ہندوستان میں مانا گیا۔ جس کی وجہ سے ٹونک اب تک پنجاب و ہندوستان میں قبۃ الاسلام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔

آپ نے امورات ریاست کی اصلاح و ترقی اور آبادی میں خاص کوشش فرمائی ۔

غدر ۱۸۵۷ء میں نواب وزیرالدولہ بہادر کے علاقہ ٹونک پر نواب باندہ

اور تانتیا ٹوپی کی افواج نے متحد ہو کر حملہ کیا۔ لیکن نواب وزیرالدولہ بہادر نے ان کو شکست دیکر بھگا دیا۔ آپ کی اس شجاعت و بسالت کے اعتراف میں برٹش گورنمنٹ نے آپ کی پندرہ اتواپ کی سلامی سترہ اتواپ کر دی۔ اور ان کی استدعا پر ایک سند عطا فرمائی۔ جس کا مفہوم و مدعا یہ تھا۔ کہ شاہی خاندان ٹونک میں جانشینی بموجب شرع محمدی عمل میں آیا کریگی ۔

نواب صاحب موصوف علوم دین وادب وتاریخ میں ید طولےٰ رکھتے تھے۔ جس کی وجہ سے ہندوستان و پنجاب کے علماء اُن کا بڑا احترام کرتے تھے۔ چنانچہ آپ نے دو تین کتابیں بھی تصنیف فرمائیں جن میں وصایائے وزیری نام سیاستِ مدن اور اخلاق کی ایک بہترین کتاب ہے۔ مرحوم نے ۱۸۶۴ء میں انتقال فرمایا۔ جن کے صاحبزادے

نواب محمد علی خان بہادر

نواب محمد علی خان بہادر ۱۸۶۴ء میں جانشین ہوئے۔ جو علوم عربیہ و فارسیہ کے ایک جید عالم تھے۔ آپ نے حکومت کے کاروبار کے علاوہ ایک کتاب بنام قُرۃُ العیون تصنیف فرمائی۔ جو قریبًا پانچ ہزار صفحوں پر ختم ہوئی ہے۔ اس میں علوم عربیہ، تاریخ اسلامیہ کے دقیق مسائل پر بڑی بحث و تنقید سے خامہ فرسائی کی ہے۔ مکمل کتاب تین یا چار جلدوں میں ہے۔ اگر اس کتاب کو موجودہ ہزہائی نس نواب صاحب بہادر دام ملکہم





نواب محمد ابراہیم علیخاں زین الدولہ بہادر مرحوم نواب صاحب [illegible]

طبع فرمانے کا حکم بخشیں۔ تو اہلِ علم پر بڑا احسان ہو گا۔ آپ نے صرف
تین سال یعنی ۱۸۶۷ء تک حکومت فرمائی۔

عہد امین الدولہ وزیر الملک ہز ہائینس نواب حافظ محمد ابراہیم علی خان بہادر صولت جنگ فرمانروائے ٹونک

نواب محمد علی خان بہادر کے صاحبزادے امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علی خان بہادر صولت جنگ جو ۱۸۴۹ء کی ولادت تھے۔ ۱۸۶۷ء میں سریر آرائے حکومت ٹونک ہوئے جو حافظ کلام مجید ہونے کے علاوہ علوم دینیہ میں کامل مہارت رکھتے تھے۔ اور نہایت عابد وزاہد فیاض و مخیر رئیس تھے۔ آپ کو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے ایک سچا عشق تھا۔ چنانچہ آپ نے مناقب آنحضرت صلعم میں خود ایک بڑی کتاب تصنیف فرمائی۔ چنانچہ ماہ ربیع الاول میں برابر سات دن تک روزانہ عصر سے شام تک اور پھر عشاء سے شب کے ایک بجے تک مجالس میلاد شریف منعقد فرماتے۔ جس میں آپ کی تصنیف پڑھی جاتی۔ خود مجالس میلاد میں باوجود پیرانہ سالی کے نہائیت مؤدبانہ طور پر نشست فرماتے اور سات راتوں میں نذر باغ میں اس کثرت سے روشنی کی جاتی کہ جیسے جشنوں میں روشنی ہوا کرتی

ہے ۔ جشنِ میلاد شریف کی شرکت کے لئے دور دور سے مہمان آتے اور تمام اہلِ شہر کو بھی اس میں شرکت کی دعوت دی جاتی۔ ہر شریک مجلس کے علاوہ ہر فردِ رعایا کو آدھ آدھ سیر شیرینی کے لڈو بھی تقسیم کئے جاتے۔ یہ سلسلہ موجودہ نواب صاحب کے وقت میں بھی بدستور جاری ہے ؛

اِصلاحات

ریاست کے انتظام میں آپ نے بہت سی اصلاحیں فرمائیں۔ جن میں بڑی اصلاح ریاست میں ایک کونسل کی قائمی ہے۔ جس میں دو ممبران کونسل خاندان سے ہیں۔ اور دو یوربین انسپکٹر جنرل پولیس کے عہدہ پر مسٹر آر۔ جے۔ ایچ فٹز پیٹرک کو معمور فرمایا ؛

تعلیمی ترقی

ریاست میں ایک دربارہائی سکول قائم فرمایا۔ اور خاص ٹونک میں نصف درجن پرائمری مدارس کے علاوہ کئی دینی مدارس بھی جاری فرمائے اس کے علاوہ ہر پرگنہ میں ایک سٹینڈرڈ مڈل سکول کھولا علاقہ جات میں قریباً بیس پرائمری مدارس اردو حساب کے اور قریباً چالیس مدارس ہندی کے ہیں۔ اس کے علاوہ شہر و بیرون جات میں بہت سے دیسی مکاتب کو ریاست سے امداد دی جاتی ہے۔ مولانا حکیم برکات احمد صاحب کی یادگار میں ایک عربی مدرسہ قائم ہے ؛

شفاخانہ جات

صدر ٹونک میں ایک بڑا شفا خانہ ہے۔ جس میں ایک ایم۔ بی۔ بی ایس اسسٹنٹ سرجن کے ماتحت دو اسسٹنٹ سرجن اور چھ کمپونڈر اور دو ڈریسر کام کرتے ہیں۔ ایک زنانہ ہسپتال بنام والٹر فیمیل ہسپتال ہے۔ جو ایک ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ لیڈی ڈاکٹر کے ماتحت ہے۔ جس میں ایک سب اسسٹنٹ لیڈی ڈاکٹر پچیس۲۵ چھبیس۲۶ سال سے نہایت کامیابی سے طبی خدمات انجام دے رہی ہے۔ اس کے علاوہ ایک میٹرنٹی سنیٹر ایک باقاعدہ مڈوائف کے ماتحت ہے۔ جس میں بہت سی دائیاں ملازم ہیں۔ جو بچوں کی ولادت کے وقت امداد و سہولیت بہم پہنچاتی ہیں اور اکثر شہر میں گھر بہ گھر پھر کر ہدایات دیتی رہتی ہیں ؎

ہر نظامت کے ہیڈ کوارٹر میں ایک ایک شفا خانہ سب اسسٹنٹ سرجنوں کی زیر نگرانی قائم ہے۔ اور ہر جگہ حسب ضرورت کمپونڈروں اور ڈریسروں کی تعداد موجود ہے ؎

ایگریکلچر

چند سال سے ریاست میں تعلیم و عمل زراعت کے لئے چند موڈل فارم نظامت ٹونک۔ نیماہیڑہ۔ سرونج و چھبڑہ میں قائم کئے گئے ہیں جن میں موجودہ زمانے کے طریق کاشت و زراعت عمل میں لائے جاتے

اور عوام کو دکھائے جاتے ہیں۔ جس کے افسر صاحبزادہ محمد عبد المعید خاں صاحب ہیں۔ جو ایگریکلچرل کالج اندور کے تعلیم یافتہ و سند یافتہ ہیں۔ محکمہ مذکور ریونیو ممبر کونسل کے ماتحت ہے ؛

امداد قحط

۱۸۶۹ء ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء کے قحط میں پوری امداد کی گئی ؛

علاوہ بریں آپ کے عہد میں بندوبست ریاست کی تکمیل ہوئی۔ اور باقاعدہ عدالتیں قائم ہوئیں ؛

برٹش گورنمنٹ نے ہز ہائینس کے حُسنِ انتظام قابلیت انصاف رعایا پروری کی بنا پر آپ کو جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ جی۔ سی ایس۔ آئی۔ کے خطابات سے ممتاز فرمایا۔ آپ دربار ہائے تاجپوشی ۱۹۰۳ء و ۱۹۱۱ء میں بھی بطور مہمان گورنمنٹ شریک ہوئے۔ افسوس ہے کہ ایسے زاہد و عابد پرہیزگار نیک ہمدرد مخیّر اور فیاض رئیس نے ۱۹۳۰ء میں چوسٹھ برس تک کامیاب حکومت کرنیکے بعد ۲۳ جون ۱۹۳۰ء کو اس جہانِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف رحلت فرمائی۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؛ جن کی فیاضی و خیرات و معدلت گستری ہمیشہ صفحۂ ہستی پر یادگار رہے گی۔ ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نواب صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین ثم آمین ؛

ہز ہائینس سعید الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد سعادت علی خان بہادر صولتِ جنگ

فرماں روائے ٹونک کا پُر اُمید عہد

ہز ہائینس امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علی خان بہادر صولت جنگ جی۔سی۔آئی۔ای۔جی۔سی۔ایس۔آئی کی وفات پر ۲۴ جون ۱۹۳۰ء کو اُن کے خلفِ اکبر ہز ہائینس سعید الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد سعادت علی خان بہادر صولتِ جنگ باون سال کی عمر میں سریر آرائے سلطنت ٹونک ہوئے۔ جن کو تمام ممبران خاندان وارکین ریاست نے نذریں دِکھلائیں۔ جو علوم شرقیہ عربیہ فارسیہ کے ایک فارغ التحصیل عالم ہیں۔ جنھوں نے اپنے دادا نواب محمد علی خان بہادر سے تعلیم پائی۔ بلکہ کلام مجید بھی اِن سے حفظ فرمایا۔ چنانچہ دو سال پہلے تک آپ ہر سال رمضان شریف میں محراب سنایا کرتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں نیکی انصاف پسندی رعایا سے ہمدردی ہے۔ چنانچہ آپ نمازِ جمعہ میں شریک ہوتے ہیں۔ اور تخت نشینی کے قبل نماز جمعہ میں ہر نمازی سے

مصافحہ فرمایا۔ اور اعلان عام فرمایا۔ کہ ہر شخص جو کچھ چاہے عرض کرسکتا ہے اس کی داد رسی فرمائی جائے گی۔ اور آپ نے تمام بیواؤں کی پنشنیں فرما دینے کا بھی اعلان فرمایا۔ اب ریاست کی قائم شدہ سٹیٹ کونسل کے حسب ذیل اراکین ہیں:۔

۱۔ **وائس پریزیڈنٹ سٹیٹ کونسل**۔ میجر ڈی ایم فریزر بہادر آئی۔ اے نے جو پہلے کوہاٹ وبنوں صوبہ سرحدی میں اسسٹنٹ کمشنر اور ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ڈپٹی کمشنر رہ چکے ہیں۔ اور ویسٹرن ایجنسی و سنٹرل انڈیا ایجنسی میں سکرٹری اعلیٰ اور مان پور میں پولیٹیکل ایجنٹ کی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ ۲۴ ار اکتوبر ۱۹۳۰ء کو سابق وائس پریزیڈنٹ سٹیٹ کونسل سرسیسل کے بہادر سے چارج لیا۔ آپ اپنے اس عہدہ کے علاوہ ہز ہائینس کے پرسنل آفیشل وایڈوائزر بھی ہیں۔ آپ سر سٹوارٹ فریزر سابق رزیڈنٹ کشمیر وحیدرآباد دکن کے صاحبزادے ہیں۔

۲۔ **فنانس ممبر**۔ اعظم الامراء خان بہادر صاحبزادہ محمد اسحٰق خان بہادر فینانس جو موجودہ ہز ہائینس کے چچا ہیں۔

۳۔ **جوڈیشل ممبر**۔ میجر فرگوسن بہادر ہیں۔ جو پہلے ریاست میں انسپکٹر جنرل پولیس رہ۔ ریاست کا حیل میونسپلٹیاں اور صیغہ تعلیم آپکے ماتحت ہے۔ آپ ایک نیک طبیعت افسر ہیں۔

۴۔ **ریونیو ممبر**۔ خان بہادر شیخ رحیم بخش صاحب او۔ بی۔ ای نے پنجاب میں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ ڈپٹی کمشنر و ڈائرکٹر لینڈ ریکارڈز رہنے کے بعد پنشن لی۔ مدتوں جالندھر ڈسٹرکٹ بورڈ کے وائس پریزیڈنٹ اور میونسپل جالندھر شہر کے پریزیڈنٹ رہے۔ اب آپ ٹونک سب ریونیو ممبر ہیں۔ جو ایک تجربہ کار۔ قابل دیانتدار اور پابند شریعت افسر ہیں۔

۵۔ **ہوم ممبر**۔ سالار جنگ صاحبزادہ محمد عبد التواب خان صاحب بہادر ہوم ممبر کونسل ہز ہائنس کے حقیقی چچا زاد بھائی ہیں۔ جو پہلے ریاست کی فوج کے جرنیل تھے۔ اور اپنے والد ماجد صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خاں صاحب مرحوم و مغفور فنانشل ممبر کی وفات کے بعد ہوم ممبر بنائے گئے۔ جو حالات ریاست کا پورا تجربہ رکھتے ہیں۔ نہایت شریف الطبع بزرگ ہیں۔ جو اپنے نیک و برگزیدہ والد مرحوم کے نقش قدم پر چلنے والے فرزند رشید ہیں۔ آپ کو مطالعہ کا بہت شوق ہے ؎

۶۔ **انسپکٹر جنرل پولیس** ریاست۔ مسٹر فلنز پیٹرک ہیں۔ جو صوبہ یو۔پی میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے۔ اور اب ساڑھے چار سال سے ریاست میں مفید خدمات انجام دے رہے ہیں ؎

۷۔ ملک محمد دین صاحب علیگ ایم۔ آر۔ اے۔ ایف۔ آر۔ اے۔ آئی جو پہلے سٹیٹ کونسل کے سیکرٹری تھے۔ آج کل دربار سکرٹری کے عہدہ پر سرفراز ہیں۔ جو اپنے فرائض کو نہایت قابلیت محنت و لیاقت سے سرانجام دے رہے ہیں ؎

۸۔ لالہ چاندمل صاحب بی۔ اے۔ پرائیویٹ سکرٹری ہیں ؎

۹۔ صاحبزادہ محمد خلیل الرحمن خان صاحب اسسٹنٹ ہوم ممبر ہیں۔ جن کے متعلق مہمانداری وغیرہ کے محکمہ جات ہیں ؎

۱۰۔ حاجی شیخ فضل احمد صاحب اسسٹنٹ فنانشل ممبر ہیں

موجودہ ہز ہائنس اہل خاندان سے اخلاق سے پیش آتے ہیں ؎

اجرائے ریلوے کی تجویز

آپ کے عہد کی پہلی برکت ایک مبارک فال ہے۔ کہ اجرائے ریلوے کی تجویز ایک عملی صورت حاصل کر رہی ہے۔ جس کی تفصیل یوں ہے۔ کہ جنابہ ملکہ فردوس زمانی بیگم صاحبہ والدہ ماجدہ ہز ہائینس نواب حافظ محمد سعادت علی خاں صاحب بالقابہ موجودہ فرماں روا کی یہ خواہش تھی۔ کہ ٹونک میں ریلوے جاری کی جائے۔ چنانچہ جنابہ مرحومہ نے اپنے مرنے سے پہلے اپنے تمام املاک کو۔ جو قریبًا چار لاکھ کا تھا۔ ریلوے کے اجرا میں صرف فرمانے کی وصیت فرمائی چنانچہ ملکہ مرحومہ کے ایماندار اور نیک کارندہ مرزا محمد بیگ صاحب نے جواب توشہ خانہ ریاست کے افسر اعلےٰ ہیں۔ بنابر وصیت ملکہ مرحومہ بصوابدید موجودہ حضور پُر نور دام ملکہم اجرائے ریلوے کی تجویز کو سرسبز کیا ہے۔ اور ایک کمیٹی بنام کمیٹی انتظام ریلوے قائم کی گئی ہے۔ جس میں دو ممبران کونسل سیکرٹری کونسل۔ پولٹیکل سیکرٹری۔ میر منشی صاحب۔ مرزا محمد بیگ۔ دو ایک اور صاحبان بطور ممبران شامل ہیں۔ جو اس معاملہ میں کارروائی کر رہے ہیں۔ ریلوے پر آٹھ لاکھ کے خرچ کا اندازہ ہے۔ باقی رقم ریاست خرچ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کار خیر کی بنیاد ڈالنے والی ملکہ مرحومہ کو جنت الماویٰ میں جگہ دے۔

چونکہ شاہی خاندان ٹونک میں تصانیف کا سلسلہ چلا آتا ہے۔ اور موجودہ ہز ہائینس نواب بہادر بھی ایک جید عالم و فاضل ہیں۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ وہ بھی کوئی اعلیٰ تصنیف فرما کر

اپنے فیوض علمی سے لوگوں کو سیراب فرمائیں گے۔ چونکہ انکے عہد مبارک سے رعایا کی بہت سی امیدیں وابستہ ہیں اس لئے خداوند کریم سے بصدق دل دعا کی جاتی ہے۔ کہ وہ آپ کے عہد مبارک و مسعود فرمائے ع

این دعا از من و زجملہ جہان آمین باد

قطعہ دعائیہ مسند نشینی حضور نواب صاحب بہادر حال

از ملک محمد دین صاحب علیگ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس / ایف۔ آر۔ اے۔ آئی سکرٹری کونسل ٹونک سابق سکرٹری دربار

جو ۲۵ جون سنہ ۱۹۳۰ئ کو دربار معلےٰ میں پڑھا گیا۔

عید رمضاں آمد و ماہ رمضاں رفت
صد شکر کہ این آمد و صد حیف کہ آں رفت

چوں خلف پدر ہستی و ہیم بتو دادہ
آں شاہ نکو سیرت خود سوئے جناں رفت

چوں جذب محبت بہ محمد[1] شدہ افزوں
در مجلس محبوب خدا خیر شہاں رفت

چوں اسم سعادت ز ازل اسم تو آمد
مے کوش کہ گویند شقاوت ز جہاں رفت

از عدل و مروت دل مخلوق بدست آر
تا خلق زند نعرہ کہ ظلمت ز جہاں رفت

شد اہل عرب جامع نعمائے الٰہی
آں وقت کہ از خاطر شاں عشق بتاں رفت

چوں قدر نہ کردند شہاں علم و ہنر را
صد گوہر نایاب درخشاں ز شہاں رفت

توفیق خدا باد رفیقت بہمہ کار
در جملہ مہمات خدا باد مددگار

[1] نواب صاحب مرحوم کو آنحضرت رسول خدا صلعم سے ایک حقیقی عشق تھا۔ چنانچہ ہر سال سات دن تک مجلس میلاد منعقد فرماکر [illegible]

دربار خریطۂ مسند نشینی ٹونک

اگرچہ ہز ہائینس نواب محمد ابراہیم علی خان بہادر بالقابہٗ کے انتقال کے دوسرے دن ہی ۲۵ جون سنہ ۱۹۳۰ء کو سعید الدولہ وزیر الملک ہز ہائنیس نواب حافظ محمد سعادت علی خان بہادر صولت جنگ سریر آرائے مسندِ ٹونک ہو چکے تھے۔ اور اہالیانِ خاندان ممبرانِ کونسل دیگر اراکین و عہدہ داران اور رعایا کے مختلف طبقات نے نذریں پیش کر دی تھیں ۔

دربارِ مسند نشینی کی تاریخ

لیکن حضور والسرائے کے خریطۂ دربار مسند نشینی کی تاریخ ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۳۱ء مقرر ہو کر دربارِ مذکور میدان کوٹھی عیدگاہ میں منعقد کیا جانا قرار پایا تھا۔ جس کے لئے نہایت شاندار پنڈال تیار کیا گیا تھا ۔

مہمانوں کی آمد

جس کی شرکت کے لئے بیرونجات سے کئی والیانِ ریاست اور ریاستوں کے نمائندے دیگر معزز یورپین و ہندوستانی اصحاب مدعو کئے گئے تھے۔ چنانچہ آنریبل لفٹننٹ کرنل آر۔ جے میکناب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر معہ اپنے عملے اور جلوسی دستہ کے پہنچے اور میجر بارٹن پولیٹیکل ایجنٹ بھی معہ اپنے

ضروری عملہ کے ۱۵ اکتوبر کو ہی رونق افروز ٹونک ہو گئے تھے۔ جن کے استقبال و قیام کا نہایت اعلیٰ اہتمام کیا گیا تھا۔

دربار کی نشستیں

دربار کا پنڈال نہایت وسیع و شاندار تھا۔ سامنے ڈائس پر دو مکلف کرسیاں ایک ہز ہائینس اور دوسری آنریبل ایجنٹ بہادر گورنر جنرل کے لئے بچھائی گئی تھیں۔ دائیں طرف صاحب پولیٹکل ایجنٹ و ایجنٹ گورنر جنرل کے عملہ کے لئے نشستوں کا انتظام تھا۔ بائیں طرف ممبران خاندان اور آمنے سامنے مقابل کی نشستیں معزز مہمانوں اور ہز ہائینس کے عقب میں عہدہ داران کی نشستیں تھیں۔ حاضرین دربار زرق برق اور فوق البھڑک اطلسی لباسوں میں ملبوس تھے۔ دربار کا انتظام پولیٹکل سکرٹری صاحب کے متعلق تھا۔

جلوس کا راستہ اور اُس کی آرائش و زیبائش

راستہ جلوس اندر باغ زیر جامع مسجد چوک کنواں نواب امیر الدولہ بہادر سے بڑا بازار اور پھر دفاتر کے چوک سے دربار ہائی سکول کی سڑک سے ڈاک بنگلے سے گذرتے ہوئے کوٹھی عیدگاہ تک قرار پایا تھا۔ چنانچہ اس تمام راستہ کے دونوں طرف کے مکانات دوکانات پر سفیدی کئے جانے کے علاوہ تمام راستہ کو جھنڈیوں اور مصنوعی دروازوں سے سجایا گیا تھا۔ پہلا دروازہ چوک

چاہ پر نظامت کی طرف سے تیار ہؤا تھا۔ دوسرا دروازہ نہایت شاندار صاحب زادہ محمد عبد العلیم خان صاحب خلف نواب سر محمد عبید اللہ خان بہادر مرحوم نے بنوایا تھا۔ تیسرا ڈاک خانہ کے متصل اہلیان بازار کی طرف سے اور چوتھا صدر کوتوالی کی طرف سے بنا تھا۔ پانچواں دروازہ ہز ہائینس کی محترم ہمشیرہ صاحبہ کی طرف سے بنا۔ چھٹا دروازہ ہائی سکول کے متصل محکمہ تعمیرات کی طرف سے تیار ہؤا تھا۔ اگلا دروازہ کوٹھی عید گاہ کے موڑ پر تھا۔

روانگی جلوس

صبح آٹھ بجے نذر باغ سے ہز ہائینس شاہی جلوس میں ایک موٹر میں سوار ہو کر شاہی تزک و احتشام و سوار پیدل کے کئی دستوں کے ساتھ معہ ممبران خاندان اور اراکین ریاست سوار ہوئے۔ تو توپ سلامی سر ہوئیں۔ جلوس میں کئی گاڑیاں بھی تھیں۔ تمام راستہ پر پولیس و فوج کے سپاہی دونوں طرف کھڑے تھے۔ اور راستہ کے مکانات پر ہزارہا رعایا اپنے تاجدار کے دیدارِ فیض آثار سے مشرف ہونے کے لئے بیٹھی تھی۔ جلوس کے گذرتے وقت رعایا آداب عرض کرنے کے علاوہ "نواب زندہ باد" کے نعرے لگا رہی تھی جو ایک قابلِ دید منظر تھا۔ اور ہز ہائینس نہایت اخلاق و خندہ پیشانی سے رعایا کے سلام لیتے اور اُنہیں قبول فرماتے جاتے تھے۔

ساڑھے نو بجے کے قریب ہز ہائینس رونق افروز دربار ہوئے۔ تو

باڈی گارڈ نے اسلحہ سے سلامی دی۔ بینڈ نے ترانۂ مسرت بجایا۔ اور حاضرینِ دربار نے اُٹھ کر تعظیم دی۔ اور نقیبوں نے مبارک سلامت کے نعرے لگائے اور ترقی اقبال کی دعا دی۔ ساتواپ سلامی سر ہوئیں۔ اور ہز ہائینس اپنی نشست پر رونق افروز ہوئے ؞

ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کی آمد

ٹھیک پونے دس بجے آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل بہادر و پولیٹیکل ایجنٹ بہادر ریاست کا استقبالی وفد پہنچنے پر ایک پُرشان و شکوہ جلوس کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جو دس بجے سے قبل پنڈال میں پہنچ گئے۔ جہاں چند سرداروں نے استقبال کیا۔ گارڈ آف آنر نے سلامی دی۔ آنریبل ایجنٹ بہادر دربار ہال میں رونق افروز ہوئے۔ تو ہز ہائینس نے لب فرش استقبال کیا۔ تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر تعظیم دی۔ اور ہز ہائینس پورے احترام سے مہمانوں کو اپنے ہمراہ لاکر خود بھی تخت پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور آنریبل ایجنٹ بہادر کو اپنے دائیں طرف کی نقرئی کرسی پر بٹھلایا اور باقی مہمان بھی اپنی اپنی نشستوں پر رونق افروز ہوئے۔ اور سلامی اتواپ سر ہوئیں ؞

خریطۂ دربار کی آمد

آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کے ہمراہ جو خریطہ آیا تھا۔ اسے ایک

مرکلف طشت میں میز پر آنریبل ایجنٹ بہادر کے سامنے رکھا گیا۔ چنانچہ

خریطہ کا پڑھا جانا

آنریبل لفٹنٹ آر۔ جے میکناب بہادر کھڑے ہوئے اور حضور وائسرائے کا خریطہ لے کر انگریزی میں سُنایا۔ خریطہ کے شروع میں ۳۱ توپ کی سلامی شروع ہوئی۔ جسے ہز ہائینس اور تمام شرکائے دربار نے کھڑے ہوکر سنا۔ بعد میں ہز ہائینس نے بکمال اعزاز خریطہ کو دست مبارک میں لیا۔ گارڈ آف آنر نے اسلحہ کی سلامی دی۔ بینڈ باجہ نے نیشنل انتھم بجایا ❊





سعید الدولہ وزیر الملک ہز ہائنس نواب حافظ محمد سعادت علیخاں بہادر صولت جنگ موجودہ نواب ٹونک

ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کی تقریر

آنریبل لفٹنٹ کرنل آر۔ جے میکناب قائمقام ایجنٹ گورنر جنرل نے کھڑے ہوکر حسب ذیل تقریر فرمائی

یور ہائی نس!

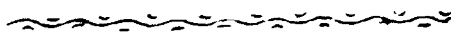
میرے لئے یہ امر نہایت ہی موجب اطمینان ہے کہ میرا سب سے بڑا فرض جس کی ادائیگی میرے اس تھوڑے سے زمانہ ایجنسی میں میرے حصہ میں آئی ہے۔ آج یہ ہے۔ کہ میں مسند ٹونک پر یور ہائینس کی جانشینی کے متعلق ہز میجسٹی ملک معظم کے احکام توثیق حضور تک پہنچاؤں۔ مجھے تین سال تک یور ہائی نس کی ریاست کے ساتھ براہ راست سیاسی تعلقات رکھنے کا موقع ملا ہے۔ اور اس عرصہ میں پورے طور پر ایک غیر معمولی اور بے حد دلکش شخصیت یعنی یور ہائی نس کے قابل تعریف بزرگ والد امین الدولہ وزیرالملک ہز ہائی نس نواب حافظ محمد ابراہیم علی خاں مرحوم صولت جنگ کی نسبت محبت اور عزت کے جذبات میرے دل میں پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کی موت نے راجپوتانہ کی ایک کڑی کو ہٹا دیا ہے ؛

نواب سر محمد ابراہیم علی خان بہادر مرحوم نے اپنے باسٹھ سالہ طویل عہد حکومت میں اپنے اطوار شائستہ خصائل حمیدہ اور مراحم اور تلطف خسروانہ سے لوگوں کے دلوں میں ایک ایسی پائیدار یادگار چھوڑی ہے۔ کہ کوئی شخص اس سے زیادہ مستحکم۔ مستقل اور پائدار یادگار نہیں چھوڑ سکتا۔ خواہ وہ

کتنا ہی مضبوطی سے اسے تعمیر کرے ؎
لیکن ایسے موقع پر ہمارے خیالات خود بخود زیادہ سرعت سے ماضی کے مقابل زمانۂ مستقبل کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ یور ہائی نس! آپ کے سامنے ایک نہایت ہی اہم کام ہے۔ جو یور ہائی نس کو روشن اور واضح ہے۔ اور میں اس موقع پر اسے صرف دوہرانا ضروری خیال کرتا ہوں کہ تعلیمی ترقی کی فوری ضرورت۔ محکمہ طب اور حفظانِ صحت کی سہولتیں سلسلہ رسل و رسائل اور نظم و نسق کی عمدگی۔ یہ فرائض یور ہائینس کی حدودِ ریاست کی خاص وسعت کی بنا پر اور بھی زیادہ نازک اور دشوار ہیں۔ تاہم اگر یور ہائینس نے اس بلند معیار کو قائم رکھا جس کے متعلق حضور کی ذات گرامی سے توقع ہے۔ اور جس کے قائم رکھنے کی یور ہائی نس کو خواہش دامنگیر ہے۔ تو یقیناً ان میں ترقی کی ضرورت لابدی ہے ؎
مجھے اس امر سے اور بھی زیادہ مسرت ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند نے یور ہائی نس کی خواہش کو منظور فرما کر میجر فریزر کی خدمات بطور افسرِ اعلیٰ اور مشیر خاص ریاست کے سپرد کر دی ہیں۔ دراصل ان اہم فرائض کی کامیاب ادائیگی پر یور ہائی نس کی رعیت کی بہبودی اور خوشی منحصر ہے۔ اور جب اس کام میں کامیابی ہوگی (جس کا مجھے پورا یقین ہے) تو یور ہائینس کو بھی اس کامیابی پر دلی اطمینان اور رعیت کے اعتماد اور جان نثاری کی صورت میں کافی معاوضہ مل سکے گا ؎

مجھے میجر بارٹن صاحب سے یہ سُنکر خوشی ہوئی ہے۔ کہ باہمی اعتماد اور صدق دلی جو کہ پولیٹکل ایجنٹ اور ریاست ٹونک کے درمیان ہمیشہ قائم رہی ہے وہ اب بھی ویسی ہی مستحکم ہے۔ جیسی کہ یور ہائی نس کے والد بزرگوار کے وقت میں تھی۔ اور مجھے اس بات پر زیادہ زور دینے کی کوئی خاص ضرورت لاحق نہیں ہوئی۔ کہ میں یہ ظاہر کروں کہ سیاسی حکام ہر وقت اس امداد اور مشورہ کے لئے ہمہ تن تیار رہیں گے۔ جو ان کے مقدور میں ہوگا۔

آخر میں میں اپنی طرف سے اور ان تمام صاحبان کی طرف سے جن کو اس موقع پر موجود ہونے کی خوش نصیبی حاصل ہوئی ہے۔ یور ہائی نس کو صدق دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔ اور ایک کامیاب اور پرمسرت عہد حکومت کے لئے بہترین آرزوؤں کا اظہار کرتا ہوں ؎



ہز ہائی نس نواب صاحب ٹونک کی تقریر

جس کے بعد ہز ہائنس نواب صاحب بہادر کھڑے ہوئے اور انہوں نے اردو میں حسب ذیل تقریر فرمائی

آنریبل کرنل میکناب!

ہز ایکسلنسی حضور وائسرائے بہادر کے خریطہ کو جس میں میرے اور میرے خاندان کے ساتھ میرے عزیز محترم والد کی موت پر دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔ میں نے نہایت ہی تشکر اور امتنان کے جذبات کے ساتھ سنا ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ والد مرحوم ایک نہایت ہی کامیاب حکمران تھے۔ ان کا طویل عہد حکومت جو قریباً تریسٹھ سال ہے۔ اس میں اُنہوں نے موجودہ زمانہ کی کئی برکات سے اپنی رعایا کو پورے طور پر مستفیض فرمایا۔ جن کے باعث رعایا نے نہایت ہی پُرامن زندگی بسر کی۔ ان کی ناقابل تلافی جدائی کے صدمہ میں نہ صرف ان کے قربا ہی بلکہ ان کی تمام رعیت جسے وہ اپنے بچوں کی طرح عزیز رکھتے تھے سوگوار ہیں۔ اور ان کی بابرکت یاد ہمیشہ ان لوگوں کے دلوں میں قائم رہیگی۔ جن کو ان کے ساتھ ملنے جلنے کا موقع ملتا رہا ہے۔ میرے پاس مناسب الفاظ نہیں ہیں۔ کہ میں اپنا شکریہ اس مبارکباد اور خیرسگالی کے متعلق ادا کرسکوں۔ جس کا ہز ایکسلنسی وائسرائے بہادر نے میری مسند نشینی کے موقع پر اظہار فرمایا۔

مجھے افسوس ہے کہ میرے عزیز دوست آنریبل ایل ڈبلیو رینالڈز اس مبارک موقع پر ٹونک تشریف نہیں لاسکے۔ کیونکہ وہ دوسرے ضروری امور

کی سرانجام دہی کے لئے یورپ تشریف لیگئے ہیں۔ تاہم میرے لئے یہ نہایت ہی مسرت کا مقام ہے۔ کہ اس پُر مسرت رسم کی ادائیگی میں میرے ایک نہایت ہی پُرانے دوست آنریبل لفٹنٹ کرنل میکناب حصہ لے رہے ہیں۔ اور میں اس موقع پر ان کی مہربانی شرافت ہمدردی اور اس گراں قیمت امداد کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں جو وہ میرے والد مرحوم کے زمانہ میں دیتے رہے ہیں ؂

ٹونک کے فرمانروا تاج برطانیہ کے ہمیشہ سے صدق دل سے وفادار رہے ہیں۔ اور کئی موقعوں پر اس کا عملی ثبوت دے چکے ہیں۔ میں خود بھی اپنے آباؤ اجداد کے قدم بقدم چل رہا ہوں اور اپنی خاندانی روایات کو قائم رکھتے ہوئے تاج برطانیہ کا ہمیشہ صدقِ دل سے وفادار رہوں گا۔ میرے تمام ذرائع آمدنی فیاض گورنمنٹ کے لئے حاضر ہیں۔ اور میں کبھی کوئی ایسا موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دوں گا۔ جس میں میری وفاداری کے متعلق عملی ثبوت کی ضرورت ہوگی ؂

میں اپنے دوست آنریبل ایل ڈبلیو رینالڈز اور میجر بارٹن کا بے حد ممنون ہوں۔ کہ وہ مجھے ہمیشہ اچھا اور صحیح مشورہ دیتے رہے ہیں۔ میں اپنے والدِ مرحوم کی زندگی میں بیرونی پرگنہ جات کے جنگلات اور شکارگاہوں کا مہتمم رہا ہوں۔ اور اس وجہ سے مجھے لوگوں کے ساتھ آزادانہ طور پر ملنے کے لئے بہت سے مواقع ملتے رہے ہیں۔ اور میں ریاست کی حالت کا اچھی طرح مطالعہ کرتا رہا ہوں۔ اس لئے میں کبھی وقت ضائع نہیں کروں گا ؂

سلسلۂ آمد و رفت میں عدم سہولت کے باعث ٹونک کی مقامی صنعت و حرفت کی تجارت میں بہت بڑی رکاوٹ ہو رہی ہے دریائے بناس ہر سال جولائی

سے لیکر وسط اکتوبر تک بحد تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے میں تجویز کر رہا ہوں۔ کہ یا تو اس پر ریل بنا دیا جائے یا ایک پکی سڑک کا بند مناسب وقت میں تعمیر کیا جائے۔ ٹونک سر دست بیرونی دنیا سے منقطع ہے۔ اور اگر ایک ریلوے کے ذریعہ خواہ وہ چھوٹی ہی کیوں نہ ہو۔ اسے دوسری ریلوں سے ملا دیا جائے۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ تجارت کی ترقی کے لئے یہ مددگار و مفید ہوگی۔ اور آمدنی کا بھی ایک حد تک ذریعہ ثابت ہوگی ٭

اس ریاست کی معدنیات ابھی تک غیر دریافت شدہ ہیں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ پتھر کا کوئلہ اور میکا و دوسری معدنیات اس ریاست میں موجود ہیں۔ اور میں اس غرض سے ایک ماہر معدنیات کا مشورہ حاصل کروں گا۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کانوں کی کھدائی مفید ہو سکتی ہے یا نہیں ٭

ٹونک بھی ہندوستان کی طرح ایک زراعتی ملک ہے۔ اور زمین کا مالیہ زیادہ تر اچھی اور باموقع بارش پر منحصر ہے۔ آبپاشی کی سہولت نہ ہونے کے باعث زمین کے بڑے بڑے قطعے ریاست کے بیرونی پرگنہ جات میں غیر مزروعہ پڑے ہیں۔ سرونج ریاست کا سب سے بڑا پرگنہ ہے۔ اور وہاں زمین بھی زرخیز ہے۔ اگر اس پرگنہ کی قابل کاشت زمین کی کاشت کی جائے۔ تو مجھے یقین ہے کہ اس سے دوگنی آمدنی ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں ایک ماہر زراعت کی خدمات سے بھی فائدہ اٹھانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ جس سے یقین واثق ہے کہ ریاست کی آمدنی کے ذرائع میں بہت کچھ اضافہ ہو جائے گا۔ پچھلے دو تین سالوں میں قلت باراں کے باعث بیرونی پرگنہ جات میں بالعموم اور چھبڑہ اور سرونج میں

خصوصاً فصلیں نہایت ہی ناقص ہوئی ہیں اور بہت سے کاشتکار مفلس ہوگئے ہیں۔ جن کے لئے میں نے خاص طور پر تقاوی دینے کا انتظام کیا ہے۔ اور ان کی قابلِ رحم حالت سے متاثر ہو کر فیصلہ کیا ہے۔ کہ مالیہ اراضی کے بقایا میں سے ایک لاکھ روپیہ کی رقم اپنی مسند نشینی کی یادگار کے طور پر ان کو معاف کر دوں میں اور بھی دوسرے ٹیکسوں کو کم یا معاف کر دینے پر غور کروں گا۔

ٹونک تعلیم میں بھی بہت پیچھے ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر نہایت خوشی ہوئی۔ کہ لوگ جمود سے بیدار ہو رہے ہیں۔ السنۂ شرقیہ کا ایک کالج حال ہی میں ٹونک میں کھولا گیا ہے۔ اور میں انٹرمیڈیٹ کالج کے بھی کھولنے کی تجویز کر رہا ہوں۔ ریاست طلباء سے کوئی فیس نہیں لیتی۔ اور میں علم کی اشاعت میں مزید سہولتیں بہم پہنچانے کی کوشش کروں گا اور دیہات میں مزید پرائمری سکول بھی کھول دوں گا۔ لازمی ابتدائی تعلیم بھی میری توجہ کا مرکز رہی ہے۔ اور میں تجویز کر رہا ہوں۔ کہ سردست ٹونک میں اسے آزمائشی طور پر جاری کر دوں۔

ٹونک اور دوسرے پرگنہ جات میں میونسپل کمیٹیاں قائم ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ جونہی سرمایہ اس امر کی اجازت دے۔ شہری رقبوں میں سڑکیں اچھی بنادی جائیں۔ حفظِ صحت اور طبی امداد میں بھی مزید آسانی بہم پہنچائی جائے۔ اور بجلی کی روشنی کا انتظام کیا جائے۔

میں خلوصِ دل سے آپ کا اُن قیمتی پند و نصائح کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں جو آپ نے میری آیندہ رہنمائی کے لئے کی ہیں۔ اور ان پر عمل کرنے کی میں پوری کوشش کروں گا۔

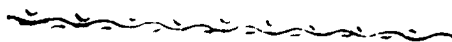
میں آخر میں دوبارہ اپنے دوست میجر بارٹن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ ریاست کے نظم ونسق اور دوسرے امور میں ہمیشہ ہمدردانہ امداد اور اپنے قیمتی مشوروں سے وہ میری امداد کرتے رہے ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ آیندہ بھی ایسا ہی کرتے رہیں گے۔ میں اپنی تقریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے بابرکت بادشاہ ملک معظم جارج پنجم کو ہم پر سالہا ئے دراز تک حکومت کرنے کے لئے قائم رکھے۔ اور ہم انگریزی راج کی برکات سے مستفید ہوتے رہیں ؛

انگریزی ترجمہ

جس کے بعد ہز ہائینس کے پولیٹکل سکرٹری مولوی محمد عبدالکریم خاں صاحب بی۔اے نے ہز ہائینس کی تقریر کا انگریزی میں ترجمہ سنایا ؛

عطر و پان کی پیشی

اس کے بعد ہز ہائی نس نے خود بہ نفس نفیس آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل بہادر پولیٹکل ایجنٹ بہادر اور سیکرٹری ایجنٹ بہادر کو عطر و پان پیش کئے۔ جس کے بعد دوسرے ارکین اعلیٰ نے باقی ممبران سٹاف کو عطر و پان پیش کیا ؛



آنریبل ایجنٹ بہادر کی روانگی

دربار برخاست ہونے کے بعد آنریبل ایجنٹ بہادر گورنر جنرل و پولیٹیکل ایجنٹ بہادر سکرٹری آنریبل ایجنٹ بہادر اور ان کا عملہ روانہ ہوا۔ ہز ہائنس نے لب فرش تک رخصت فرمایا اتواپ سلامی سر ہوئیں اور گارڈ آف آنر اور باجہ نے سلامی دی ؀

ہز ہائینس کی مراجعت

جس کے بعد ہز ہائنس نے بھی دربار سے مراجعت فرمائی۔ تو اتواپ کی سلامی ہوئی۔ ہینڈ اور گارڈ آف آنر نے بھی سلامی دی واپسی کا راستہ دوسرا تھا۔ جس پر کئی مصنوعی دروازے بنے تھے اور جھنڈیوں وغیرہ سے آراستہ کیا ہوا تھا۔ واپسی کے وقت بھی سڑک کے دونوں طرف رعایا کا بڑا ہجوم تھا اور رعایا سلام کرتی ہوئی "مبارک ہو" کے نعرے لگاتی تھی۔ جن کے سلاموں کا جواب ہز ہائی نس بڑے اخلاق سے دیتے رہے ؀

شاہی ضیافت

شب کو شاہی ضیافت ہوئی جو نہایت پرتکلف تھی۔ ہندوستانی و یوروپین مہمان کافی تعداد میں تھے ہز ہائنس نے موزوں تقریر کے ساتھ حضور ملک معظم جارج پنجم شہنشاہ ہند کا اور بعد میں آنریبل لفٹنٹ کرنل میکناب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کا جام صحت تجویز کیا جس کو حاضرین نے نہایت جوش و خروش سے نوش فرمایا۔ جس کے بعد آنریبل لفٹنٹ کرنل آر جے میکناب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے ایک موزوں تقریر میں ہز ہائینس نواب حافظ محمد سعادت علی خاں بہادر کا جام صحت تجویز فرمایا۔ جسے حاضرین نے نہایت جوش کے ساتھ پیا اور ہز ہائینس کی صحت و سلامتی کی دعا کی ؀

آتشبازی کا نظارہ

د بعد آتش بازی چھوڑی گئی۔ جس سے شرکائے دعوت نہایت محظوظ

روشنی

رات کو تمام شہر میں نہایت شاندار روشنی کی گئی۔ جس سے شہر بقعۂ نور معلوم ہو رہا تھا۔ جس کے بعد یہ پُرمسرت تقریب ختم ہوئی۔ اور اپنی یاد حاضرین کے دلوں میں چھوڑ گئی۔ جسے ہم قلمبند کر کے اس قابلِ یادگار تقریب سعید کو شہرتِ دوام کا تاج پہناتے ہیں ؛

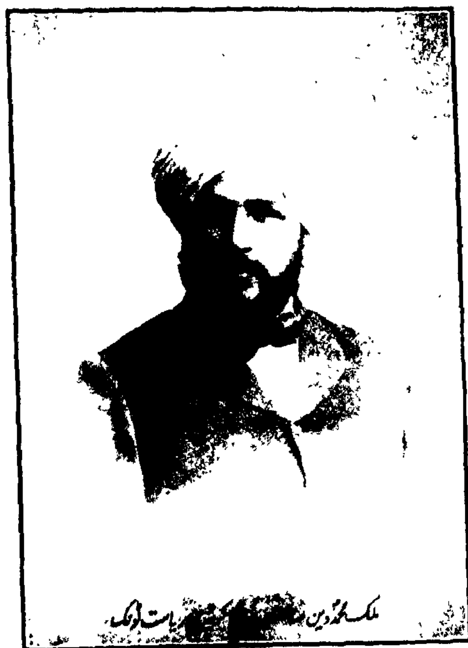
مُبارک باد

ہم ہز ہائینس کے حضور میں دربار خریطۂ مسند نشینی کی نہایت صدق دل سے مبارکباد عرض کرتے ہوئے بارگاہِ خداوندی میں خلوص دل سے دعا کرتے ہیں۔ کہ ہز ہائینس سعید الدولہ وزیر الملک نواب محمد سعادت علی خاں بہادر صولت جنگ کا عہدِ حکومت ان کے نیک نام مشہور و مخیر والد ماجد کی طرح کامیاب ہو۔ بلکہ موجودہ ہز ہائینس نے اپنی رعایا کی بہتری کے لئے ترقئ تعلیم۔ طب و حفظانِ صحت و مزروعہ زمین کی توسیع کے متعلق جن کوششوں کا آغاز کیا ہے وہ بارآور ہوں۔ اور آپ تا دیرگاہ تختِ ٹونک پر متمکن رہیں اور رعایائے ٹونک ہز ہائینس کے حسنِ سلوک کی وجہ سے ان پر اپنی جانیں تک نثار کرنے کے لئے آمادہ ہو جائے ؛

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

خاکسار دین محمد ایڈیٹر میونسپل گزٹ
و مؤرخ درباراتِ شاہی

فتح منزل لاہور
۱۴ ارجب المرجب ۱۳۵۰ھ ۲۵ نومبر ۱۹۳۱ء



ملک محمد دین [illegible] ریاست ٹونک

ملک محمد دین صاحب علیگ ایم-آر-اے ایف-آر-اے-آئی دربار سکرٹری ٹونک

ملک صاحب لاہور کے رئیس اور اردو فارسی ۔ عربی و انگریزی کے ایک مشہور شاعر ہیں۔ اور انگریزی و اردو کی متعدد کتابوں کے مؤلف بھی ہیں

۱۔ گزیٹر ریاست بہاولپور جو دو جلدوں میں ہے۔ اور جس کے صفحات کی مجموعی تعداد ۵۵۰ ہے۔ پنجاب گورنمنٹ کے حکم سے انگریزی میں لکھا۔ جس پر ہندوستان و انگلستان انگریزی اخبارات نے نہایت تعریفی تقریظیں لکھیں ۔

۲۔ تحقیقات السنہ میں جو لارڈ کرزن کے عہد میں ہندوستان بھر میں کی گئی۔ اس میں تحقیقات السنہ کے بیش بہا نتائج دکھائے ۔

۳۔ اتھنا گرافک سروے کا کام بڑی قابلیت سے انجام دیا ۔

۴۔ امپریل گزیٹر رویژن سنہ ۱۹۰۱ء میں پنجاب پروونشیل گزیٹر کے متعلق جو آرٹیکل لکھے وہ کتاب مذکورہ کی جلد اول کے دیباچہ میں درج ہیں ۔

۵۔ ہز رائل ہائینس پرنس اوف ویلز جب نانکو اپریشن کے زمانہ میں لاہور تشریف لائے۔ تو حسب الایمائے رؤسائے پنجاب آپنے ایک انگریزی نظم تیار کر کے ریس کورس کے جلسہ میں باعزاز تمام سنائی۔ جس کی بیحد داد ملی اور سول ملٹری گزٹ وولایت تک کے انگریزی اخبارات میں چھپی ۔ حسب الحکم سرکار مرحوم و مغفور انگریزی نظمیں باعزاز آنریبل سر ایل ڈبلیو رینالڈس ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ تصنیف کیں اور شاہی دعوت کے موقع پر سنائیں ۔ جو مقبول ہوئیں۔ یہ نظمیں خاص دو کتابیں ہیں۔ جن میں شاہی خاندان ٹونک کی ہسٹری منظوم کی گئی ہے

کونسل ریاست ٹونک کی سکرٹری شپ کا کام دو تین سال تک نہایت قابلیت دیانت اور امانت سے انجام دیکر ارکان کونسل و رعایا اور والیٔ ملک سے تحسین و آفرین حاصل کی۔ اب جولائی ۱۹۳۱ء سے خود حضور ہز ہائینس نے دربار سکرٹری کے عہدہ پر مامور فرمایا۔ آپ کو علوم عربیہ شرقیہ و انگریزی میں خاصی دستگاہ ہے۔ بندوبست مال۔ جوڈیشل۔ انہار اور جملہ صیغہ جات کا پورا تجربہ رکھتے ہیں

صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب سابق کرنیل فوج ریاست ٹونک

صاحبزادہ صاحب ریاست ٹونک کے معزز جاگیرداران میں ہیں۔ آپ پہلے فوج کے کرنیل بھی رہ چکے ہیں۔ آپ کے والد ماجد صاحبزادہ احمد یار خان صاحب سابق ممبر کونسل کے صاحبزادے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب فن شکار کے کامل ماہر ہیں۔ چنانچہ فنون صید پر انہوں نے حال میں ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ جو زیر طبع ہے

صاحبزادہ صاحب کو فن فوٹوگرافی میں بھی ید طولیٰ حاصل ہے۔ چنانچہ خاکسار مؤلف ان کا مشکور ہے۔ کہ آپ نے پانچوں فرمانروایان ٹونک کے فوٹو جو درج کتاب ہیں ہمیں بہم پہنچائے۔ جن کی وجہ سے کتاب کی اشاعت رکی ہوئی تھی



چند نایاب کتابیں

سنہ ۱۹۰۳

یادگار دربار تاجپوشی ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کے دربار تاجپوشی کی مفصل تاریخ جو سات سو صفحات اور بہا آرٹ ہاف ٹون تصاویر کے ساتھ شائع ہوئی ہے جس میں ایستون کے حالات بھی معہ تصاویر درج ہیں قیمت مجلد ۱۰

یادگار دربار اسلام جو اسلامی و تاریخی معلومات کا خزانہ ہے پہلی جلد میں آنحضرت صلعم کی بعثت سے لیکر وصال تک مکمل حالات اور آغاز اسلام کی کیفیت دوسری جلد میں خلفائے اول و دوم سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رض کے عہد کے حالات اسلام کی تدریجی ترقی قیمت فی جلد سنہری ضرب معمولی مجلد ۲ بے جلد ۱ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

یادگار سعدی شیخ سعدی رح کے حالات زندگی اور ان کے ناصحانہ کلام نظم و نثر کا انتخاب و ترجمہ جو ملک کے ہر طبقہ میں پسند ہوئی قیمت ۸ محصولڈاک

یادگار مسند نشینی اودے پور اودے پور کے موجودہ مہارانا صاحب کی ریاست کے قدیمی تاریخی حالات معہ جشن مسند نشینی کے مفصل حالات باتصویر قیمت ۸

سنہ ۱۹۱۱

یادگار دربار تاجپوشی ملک معظم جارج پنجم کے جشن کی مفصل باتصویر تاریخ ۵۶۰ صفحوں کے علاوہ پورے پورے صفحہ کی ۳۵۰ ہاف ٹون تصاویر و نقشہ جات ہیں۔ دو خوبصورت جلدوں میں کتاب پرنام درج ہے۔ نہایت اعلیٰ اہتمام حکام و والیان ریاست نے اسکی پوری قدر کی ۱۵ جلدیں ہیں جو سب سے پہلے درخواست کرنیوالوں کو ملیگی قیمت کمل سٹ

صادق نمبر ریاست بہاولپور کے حالات معہ ۲ ہاف ٹون تصاویر کے قیمت ۸

مرقع اسلام مسدس حالی کی طرز پر اسلام کے متعلق ایک دلآویز مسدس قیمت ۴



کلید دیوناگری

دیوناگری سیکھنے کے متعلق ایک مفید کتاب

محصول سب کا بذمہ خریدار۔

اس کے علاوہ ہر قسم کی کتابیں ملسکتی ہیں

ملنے کا پتہ۔ منیجر کتب خانہ میونسپل گزٹ یادگار آفس فتح منزل لاہور بیرون ...